بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۶

ڈاک ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | منگل ۱۸ جمادی الاول ۱۴۰۴ ہجری ۲۱ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش ۲۱ فروری ۱۹۸۴ء | نمبر ۴۳

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

(۱۹۔ فروری ۱۹۸۴)

"متلی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

کراچی میں مصروفیات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر روداد ذیل میں پیش کی جاتی ہے:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ معہ قافلہ ۵ فروری بروز اتوار بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لائے اور دو بجے بعد دوپہر گیسٹ ہاؤس واقعہ ڈلفنس ہاؤسنگ سوسائٹی میں فروکش ہوئے۔ حضور کی تشریف آوری پر جماعت احمدیہ کراچی نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ اسی روز نماز مغرب کے بعد حضور ڈیڑھ گھنٹے تک احباب میں رونق افروز رہے اور ان کے مختلف سوالوں کے جواب ارشاد فرماتے رہے۔

۶ فروری سے ۹ فروری تک روزانہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹½ بجے سے ۱½ بجے بعد دوپہر تک احباب جماعت سے انفرادی ملاقاتیں فرمائیں اس عرصہ میں مجموعی طور پر ۱۲۵ سے زائد فیملیاں حضور کی ملاقات سے مستفیض ہوئیں۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کراچی نے ہر روز مختلف حلقہ جات کے احباب کی اجتماعی ملاقات کا انتظام کیا۔ حضور نے سب احباب کو شرف ملاقات بخشا اور مصافحہ کا موقع بھی عطا فرمایا۔ ۷ فروری کو انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ ۱۱ بجے سے ۲ بجے بعد دوپہر تک بجنسہ امام اللہ کراچی کے زیر اہتمام منعقدہ ایک پر ہجوم مجلس سوال وجواب میں حضور نے مہمان خواتین کے متعدد سوالات کے جواب دیئے۔

عصر کی نماز کے بعد جماعت احمدیہ کراچی کے بعض احباب کے ساتھ تشریف لانے والے معزز مہمانوں کی بھی بڑی بے تکلف اور دلچسپ مجالس منعقد ہوتی رہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مجالس میں مسلسل دو دو تین تین گھنٹے تک مہمانوں کے مختلف موضوعات سے متعلق سوالات کے بڑے موثر جواب دیئے۔

جماعت احمدیہ کراچی کے احباب اور خواتین بکثرت مجالس علم وعرفان میں شامل ہو کر حضور کے زریں ارشادات، پر معارف کلام اور پر لطف کلمات سے مستفید ہوتے رہے۔ بہت سے مہمان بھی شوق سے ان مجالس میں شریک ہوتے رہے۔ اور سوالات بھی کرتے رہے۔ مجالس علم وعرفان کا سلسلہ دو تین گھنٹے جاری رہتا۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وعافیت اور مقاصد دینیہ میں کامیابی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم چوہدری کرامت احمد خان صاحب ولد مکرم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال گذشتہ ایک ہفتہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد خان دارالرحمت وسطی ربوہ)

دسواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

دسواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۹، ۱۰، ۱۱ مارچ بروز جمعہ ہفتہ اتوار مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے گھوڑ سواروں سے درخواست ہے کہ وہ اس ٹورنامنٹ کے لئے بھرپور تیاری کریں، قائدین اضلاع اپنے اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ گھوڑے ٹورنامنٹ میں شامل کرنے کے لئے لائیں۔

صدر
(گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ)

کو اعلیٰ دینی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا وہاں جانا ہر جہت سے بابرکت ثابت ہو۔ آمین!

(وکالت تبشیر)

امریکہ میں مواخاتِ اسلامی کا قیام

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب انگلستان سے تبدیل ہو کر امریکہ بحیثیت امیر و مشنری انچارج تشریف لے گئے ہیں۔

امریکہ پہنچنے پر آپ نے جماعت ہائے امریکہ کی میفنجنگ کمیٹی و جنرل کونسل کے اجلاس میں شمولیت فرمائی اور خطاب فرمایا۔ احباب جماعت نے آپ کے استقبال اور مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کو الوداع کہنے کے لئے عشائیہ دیا۔ رخصت ہونے والے امیر مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب اور آنیوالے امیر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب دونوں بزرگوں نے اپنی قیمتی نصائح سے جماعت کو نوازا۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے امریکن احمدیوں اور باہر سے آکر بسنے والے احمدیوں میں "اسلامی مواخات" کا قیام فرمایا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی مواخات امریکن نیشنل پریذیڈنٹ الحاج مظفر احمد صاحب سے فرمائی۔ اس طرح مجلس عاملہ کے ممبران کی دوسرے دوستوں سے جس کے نتیجہ میں ایک محبت اور مواخات کی فضا قائم ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا موصوف

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ اپریل بروز جمعہ تا ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء ایوان محمود ربوہ میں سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قائدین علاقہ و اضلاع اور قائدین مجالس دعاؤں اور مسلسل کوشش سے کام لے کر تمام مجالس سے اس کلاس کے لئے نمائندے تیار کریں اور نمائندگان کی فہرستیں مرکز میں ارسال کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم اعلیٰ سالانہ تربیتی کلاس)

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً
وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا
(حدیث نبوی)

بعض بعض شعر بڑے پُر حکمت ہوتے ہیں اور بعض بعض تقریریں تو جادو ہوتی ہیں

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہمان پہنچنے شروع ہو گئے ہیں

اس موقع پر میں احباب کو ان کی بعض ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں

بازاروں، گھروں اور مہمانوں کے تفصیلی حقوق کمال احتیاط اور مستعدی سے ادا کریں!

اس سارے عرصہ میں دعاؤں سے اپنے لب معطر رکھیں اور اپنے دلوں کو دعاؤں سے گداز رکھیں

دن رات ہر احمدی کے دل سے ہر وقت دعائیں اٹھتی رہنی چاہئیں یہاں تک کہ ربوہ دعاؤں کا سمندر بن جائے:

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۳ فتح ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

نوٹ: یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہمان پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ غیر ملکی مہمانوں کی بھی ایک بڑی تعداد پہنچ چکی ہے اور پاکستان کے مہمانوں میں سے بھی بہت سے جو ملازم نہیں یا کسی وجہ سے وقت سے پہلے رخصت لے کر پہنچ سکتے تھے وہ بھی تشریف لے آئے ہیں۔

اس موقع پر بعض ذمہ داریوں کی طرف میں احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہر سال جلسے سے پہلے اس خطبہ میں عموماً اسی مضمون پر خطاب کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلی بات

تو بازار کے حق ادا کرنے سے متعلق ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں ہر زندہ چیز کے حقوق بیان فرمائے وہاں بعض جگہوں کے حقوق بھی مقرر فرمائے۔ عملاً تو ان کا تعلق زندہ چیزوں سے ہی ہے لیکن نام بظاہر ایسی چیزوں کا استعمال ہوا ہے جن میں جان نہیں مثلاً بازاروں اور سڑکوں کے حقوق۔ اور اسی تعلق میں پھر وہ لوگ جو وہاں چلتے پھرتے ہیں۔ ان کی ذمہ داریاں بیان فرمائی گئی ہیں۔ چنانچہ بازاروں کے حقوق میں سے ایک تو یہ حق ہے کہ جو لوگ بھی بازاروں کو استعمال کریں تو وہ اس رنگ میں استعمال نہ کریں کہ وہ دوسروں کے لئے تکلیف کا موجب ہو خصوصاً ان دنوں میں جب کہ عام بازاروں کے ڈیزائن سے بہت بڑھ کر تعداد آ جاتی ہے یعنی عام طور پر جو شہروں کے بازار ڈیزائن کئے جاتے ہیں وہ ایک خاص تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ڈیزائن کئے جاتے ہیں۔ لیکن جب جلسے ہوں میلے ہوں اور اس قسم کے غیر معمولی واقعات ہوں اور تعداد بہت بڑھ جاتی ہے تو اس موقع پر جو عام حقوق ہیں وہ بھی چھوڑنے پڑتے ہیں۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ

اس بات کا خیال رکھیں

کہ بازاروں میں ٹولیاں بنا کر کھڑے نہ ہوں اور جہاں تک ممکن ہو کم سے کم وقت بازاروں میں ٹھہریں اپنی ضرورت کا کام کریں اور فارغ ہو کر بازاروں سے نکل جانے کی کوشش کریں۔ بازاروں میں عموماً Bottle necks یعنی تماش بینی وغیرہ کی وجہ سے آمد و رفت اور حمل و نقل میں دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں گزرنے والوں کے لئے تکلیف کا موجب بن جاتی ہیں۔

دوسرے ہمارے یہاں ایک لمبے عرصہ سے تربیت دی جاری ہے کہ عورتیں الگ رستوں پر چلیں اور مرد الگ رستوں پر۔ اس کے لئے منتظمین نے باقاعدہ ہدایات جاری کر دی ہوں گی اور موقع پر خدمت خلق کے کارکنان بھی بات واضح کر دیں گے۔ اگرچہ دیکھ کر خود بخود بھی پتہ لگ جائے گا لیکن اصل بات یہ ہے کہ از خود اندازہ لگا کر عادت ڈالنی چاہیئے کہ جو کام

جس طریقے اور سلیقے

سے ہو رہا ہو آپ بھی اس کا جزو بن جائیں اور کسی کو آپ کو کہنے کی ضرورت نہ پڑے۔ یہ چیز غیر ملکوں میں تو اتنی عادت راسخہ بن چکی ہے کہ مثلاً سلیقہ کے ساتھ چلنا ایک عام خلق میں داخل ہے جو بڑی سڑکیں ہیں جہاں تیز ٹریفک ہوتی ہے وہاں لوگ پیدل نہیں چلتے وہاں از خود ایک طرف چلتے ہیں اور اس کے علاوہ جہاں سے سڑک عبور کرنی ہوتی ہے تو اس کے لئے بعض خاص سلیقے اور اطوار مقرر ہوتے ہیں۔ ربوہ میں چونکہ اسلامی معاشرہ کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے اس لئے یہاں ایک چیز زائد ہے کہ نہ صرف یہ کہ عام سڑکوں کے حقوق ادا کرنے ہیں بلکہ اسلامی معاشرہ کے مطابق عورتوں کے لئے الگ رستے مقرر کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں اور مردوں کے لئے الگ۔ اور چلتے وقت کسی عورت کے لئے اس احتیاط کی ضرورت ہی پیش نہ آئے کہ وہ اوپر کا بدن بچا کر گزرے تاکہ غیر مردوں سے ٹکرائے نہیں۔ اور عموماً اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایسا انتظام چلتا ہے۔

بازاروں کے حقوق سے تعلق رکھنے والا دوسرا پہلو

اماطۃ الاذی عن الطریق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ راستوں میں تکلیف دہ چیزوں کو دور کیا جائے۔ تکلیف دہ چیزوں میں وہ گندگی بھی شامل ہے جو سڑکوں پر پھینک دی جاتی ہے یہاں تک کہ کاغذ کے ٹکڑے بھی نظر کو تکلیف دیتے ہیں۔ کوئی چیز کھا کر اس کا بچا ہوا حصہ سڑک پر پھینک دینا یہ بھی تکلیف کا موجب بنتا ہے۔ پس ایسی کوئی بھی چیز جو نظر کو تکلیف دے یا جسم کو تکلیف دے وہ اوّل تو سڑکوں پر پھینکنی نہیں چاہیئے اور اگر نظر آئے تو اس کو دور کر دینا چاہیئے۔ ہاتھ سے اٹھا کر ایک طرف کر دیں یا وہاں سے ہٹا دیں یا پاؤں کی ٹھوکر سے ہی ایک طرف کر دیں۔

بازاروں کے حقوق سے تعلق رکھنے والا تیسرا پہلو

یہ ہے کہ وہاں اونچی آواز میں ایسا کلام نہ کیا جائے جو ربوہ کے معاشرہ کے خلاف ہو اور کسی رنگ میں بھی کسی کی سمع خراشی کا موجب بنے۔ آوازیں دھیمی رکھنی چاہئیں اور خصوصاً ایسا کلام نہیں کرنا چاہیئے جس سے کسی طرح کی سمع خراشی ہو یا اسلامی تہذیب کے خلاف ہو۔ آج مشرقی ملکوں کے بہت سے بازاروں میں فحش کلامی کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان میں یہ مرض بہت گہرا ہے۔ بہت سے مشرقی ممالک ہیں جو اس سے پاک ہیں لیکن پتہ نہیں کیا بدقسمتی ہے کہ روزمرہ کی گفتگو میں گالی دینا یہ ہندوستان اور پاکستان کی تہذیب کا ایک حصہ بنا ہوا ہے اور گلیوں میں لوگ ایک دوسرے کے ماں باپ کو نہایت ہی گندی گالیاں دیتے ہیں بلکہ ہل چلانے والے بیل کے ماں باپ کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں اور گدھے چرانے والے گدھے کے ماں باپ کو گالیاں دے رہے ہوتے ہیں اور بچے اپنے ماں باپ کو ماں باپ کی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی گندی تہذیب ہے جس کا مذہب کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اور پھر مذہب بھی اسلام، اس کی طرف منسوب ہونے والوں پر تو یہ ایک نہایت ہی گندا داغ ہے۔ اس لئے ربوہ کو اس داغ سے پاک رکھیں۔ اور ہرگز اس قسم کا کوئی کلام نہ کریں جو فحشاء میں داخل ہوتا ہو اور اگر کوئی بے احتیاطی کرتا ہے تو اسے پیار اور محبت سے سمجھائیں۔ عموماً ایسی باتیں ہونی چاہئیں جن میں ذکر الٰہی ہو،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ذکر

ہو، حمد باری ہو، درود ہو، ایسی باتیں ہوں جن کی خوشبو سے بازار مہکنے لگیں۔ ذکر الٰہی کی خوشبو بازاروں میں ہر سُو پھیل جائے۔ پس گفتگو کو عموماً پاک اور صاف رکھیں۔ اگر کوئی ایسے موقعوں پر باہر سے آنے والا بدکلامی کرتا ہے۔ خصوصاً ربوہ میں کئی لوگ عمداً شرارت کی نیت سے آجاتے ہیں اور کھلم کھلا بدکلامی کرتے ہیں اُن کا جواب تو وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دے چکے ہیں کہ

"گالیاں سُن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے"

اس لئے دوست بھی ان کی گالیوں کے مقابل پر دعائیں دینی شروع کریں کہ اللہ آپ کو ہدایت دے، اللہ آپ پر رحم کرے، اگر آپ عمداً ایسا کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے اگر غلطی سے کر رہے ہیں تو ہدایت دے علیٰ ہذا القیاس کئی قسم کی دعائیں موقع کے لحاظ سے دل سے اٹھتی ہیں وہ آپ ان کو دیں لیکن گالی کا جواب گالی سے ہرگز نہیں دینا۔

کچھ بازاروں کے حقوق گاہکوں سے تعلق رکھتے ہیں

اور کچھ دکانداروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو گاہک باہر سے آتے ہیں ان کا فرض یہ ہے کہ دکانوں پر بھی جھگڑا نہ کریں اور وہاں بھی چونکہ مستورات اور مرد اکٹھے ہوتے ہیں اس لئے حتی المقدور کوشش کریں کہ مستورات کو پہلے موقع ملے اور اگر ایسی بات ہو کہ اُن کو پہلے موقع دینے سے خود اپنے آپ کو موقع ملے ہی نہ یعنی اتنا رش ہو تو پھر دکانوں میں دو حصے مقرر ہو جانے چاہئیں ایک طرف مرد کھڑے ہوں اور ایک طرف عورتیں اور دکانداروں کو اس کا انتظام کرنا چاہیئے کہ الگ الگ دونوں قسم کے گاہکوں کو بیک وقت خدمات مہیا کی جائیں۔ باہر سے آنے والے دوست خود بھی ان باتوں کا لحاظ رکھیں اور دکاندار سے ایسی بات نہ کریں جس کے نتیجہ میں چڑ پیدا ہو اور خواہ مخواہ تو تو میں میں کی نوبت آجائے۔ اگر سودا پسند آتا ہے تو لیں اور اگر نہیں پسند آتا تو نہ لیں اور چھوڑ دیں۔ بعض دفعہ گاہک بھی ایسی تلخ کلامی سے پیش آتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں دکاندار بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے دکان پر کم وقت ٹھہریں۔ ضرورت کی چیز دیکھیں اگر پسند نہ ہو تو چھوڑ کر چلے جائیں لیکن وہاں بحث نہ کیا کریں اور اگر کوئی شکایت کی بات ہے تو اس کو ضرور انتظامیہ تک پہنچانا چاہیئے۔ بعض دفعہ قیمتوں میں ایک جگہ کے دوسری جگہوں سے اتنے فرق ہوتے ہیں کہ وہ مناسب نہیں لگتے۔ ایک شہر میں مثلاً ایک دکاندار اگر ایک روپیہ منافع لے رہا ہے تو دوسرا دکاندار اگر اسی چیز کے پانچ روپے منافع لے رہا ہے تو

عام اقتصادی حالات میں

جو کم منافع لینے والا ہے اس کو جزاء مل جاتی ہے اور جو زیادہ لینے والا ہے اس کو سزا مل جاتی ہے کیونکہ اس میں اقتصادی قانون کام کرتے ہیں لیکن جب ربوہ میں یہ واقعات رونما ہوں تو اُن کے نتیجہ میں باہر والے یہ تاثر لیتے ہیں کہ یہاں بڑا ہی بے ہنگم انتظام ہے اور جو چاہے اور جتنا چاہے داؤ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح لوگ اہل ربوہ کی دیانت پر حملے کرتے ہیں طعن دیتے ہیں، بعض لوگ واقعتہً ان باتوں سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اس لئے جہاں تک گاہکوں کا تعلق ہے ان کا فرض ہے کہ جب وہ اس قسم کی باتیں دیکھیں تو وہ بروقت منتظم بازار یا افسر صاحب جلسہ سالانہ کو جہاں بھی وہ مناسب سمجھیں کہ بات پہنچا دینی چاہیئے وہاں بات پہنچا دیں۔ اسی طرح اگر دکاندار بداخلاقی کریں تو ان کی بھی رپورٹ کیا کریں۔ عموماً جلسہ سالانہ کے گزرنے کے بعد رپورٹیں آتی ہیں اُس وقت تو معاملہ عملاً ختم ہو چکا ہوتا ہے، آئندہ سال کے لئے نصیحت کی جاتی ہے لیکن وہ نصیحت وقت سے پہلے ہوتی ہے یہاں تک کہ آئندہ سال تک دکاندار بھی اس کو بھول جاتے ہیں کچھ تو وہ وقت کے بعد بن جاتی ہے اور کچھ وقت سے بہت پہلے بن جاتی ہے۔ اس لئے دوست ان باتوں کی فوری طور پر اطلاع دیا کریں انشاء اللہ فوری طور پر سمجھانے کی کوشش کی جائے گی۔

دکانداروں کو سال میں یہ موقع ملتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ سارے سال کی کمائی جلسہ کے دوران کر لی جائے اور بعض دکاندار اس میں اخلاقی ضوابط کو ملحوظ نہیں رکھتے یعنی

اخلاقی ضوابط سے مراد یہ ہے

کہ باہر سے آنے والے بعض مہمان محض اخلاص کی وجہ سے ربوہ میں آکر سودے خریدتے ہیں اور بہت سے ایسے مہمان بھی ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ یہاں کا دکاندار ناجائز منافع خوری کر ہی نہیں سکتا اس لئے اُن کا جو بھولپن ہے وہ اس لئے نہیں کہ وہ بے وقوف لوگ ہیں ان کو خریداری کی چالاکیاں نہیں آتیں بلکہ اُن کا بھولپن خالصتہً للہ ہے ان کے ایمان کے نتیجہ میں ہے۔ ایسے لوگوں سے اُن کے اعتبار سے ناجائز فائدہ اٹھانا ایک بہت بڑا گناہ ہے اور بعض دکاندار اس گناہ میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ کئی دفعہ باہر کے مہمانوں نے اطلاع دی کہ انہوں نے خالصتہً اعتماد کرتے ہوئے ایک چیز اس نیت سے یہاں سے خریدی کہ ربوہ کے دکانداروں کو فائدہ پہنچے کیونکہ یہ چندے بھی دیتے ہیں۔ سارا سال مرکز میں بیٹھے رہتے ہیں اس لئے ان کو فائدہ ہونا چاہیئے لیکن دکانداروں نے ایسی خوفناک منافع بازی کی کہ اس کا کوئی بھی جواز عقلاً نظر نہیں آتا یعنی بعض صورتوں میں ربوہ ہی کی ایک دکان پر جو چیز سو روپے میں خریدی گئی وہ دوسری دکان پر پچاس روپے میں مل گئی۔ اب اس کیلئے

کون سا اقتصادی جواز ہے

سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، دو چار روپے اوپر نیچے ہو جائے تو سمجھ آنے والی بات ہے لیکن اتنا بڑا فرق تو ہو ہی نہیں سکتا۔ سوائے اس کے کہ بددیانتی کی گئی ہو اس لئے دکانداروں کی ذمہ داری ہے کہ آنے والوں کے اخلاص سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ قربانی سے کام لیں۔ اس موقع پر اگر وہ حُسنِ خُلق سے کام لیں گے اور منافع بڑھانے کی بجائے اللہ کی رضا کی خاطر کچھ کم کریں گے تو اس کے بہت سے نیک اثرات پیدا ہوں گے۔ باہر سے تشریف لانے والے مہمان جب اس حسنِ خلق کو دیکھیں گے تو واپس جاکر ساری دنیا میں ربوہ کی نیک نامی کی بات کریں گے اور جو دکان کے تجربے ہیں وہ بھی بیان کریں گے۔ اگر ان سے حُسنِ خلق کا معاملہ کیا گیا تو ساری دنیا میں ربوہ کے خلق کی باتیں ہوں گی پس یہ

ثواب کا ایک موقع

ہے جو جلسہ سالانہ دکانداروں کے لئے فراہم کرتا ہے اس کو ثواب کمانے کی بجائے عذاب سمیٹنے میں تبدیل کر دینا بہت بڑی غلطی ہے۔ اس لئے دکاندار خاص طور پر ان باتوں کا خیال رکھیں۔ رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ کی رضا کی خاطر آپ نے خود اپنے رزق میں کچھ کمی کی تو اللہ یہ کمی نہیں رہنے دے گا۔ وہ زیادہ بابرکت رزق آپ کو عطا فرمائے گا۔ زیادہ وافر رزق عطا فرمائیگا، آپ کے روپے میں برکت ہوگی، آپ کی خوشیوں میں اضافہ ہوگا، آپ کے ایمان اور خلوص میں برکت پڑے گی۔ اس لئے دکانداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔

بعض دکاندار جن کا تعلق دوائیں بیچنے سے ہے اُن پر عام دکانداروں سے بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ بیماری کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ بعض لوگوں کو آدھی رات کے وقت تکلیف ہو جاتی ہے اور اکثر دکانیں ادویہ بیچنے والوں کی اُس وقت بند ہو جاتی ہیں اور ایک دو کھلی رہتی ہیں۔ یہ شکایت ملی ہے پچھلے سال بھی اور اس دفعہ دورانِ سال بھی کہ بعض ایسے دکاندار جو رات کو دکان کھولتے ہیں وہ لوگوں کی تکلیف سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں یعنی نام تو یہ ہے کہ

خدمت ہو رہی ہے

لیکن خدمت کے بہانے دراصل قصابی ہو رہی ہوتی ہے، لوگوں کی کھالیں اتار رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ عام دوا جو پچاس روپے میں ملتی ہے وہ رات کے وقت سو روپے میں دے رہے ہوتے ہیں اور پھر ساتھ بداخلاقی سے بھی پیش آتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک دو واقعات بڑے ہی تکلیف دہ سامنے آئے۔ باہر کے مریض تھے انہوں نے رات کو جاکر کہا دوا دو۔ دکاندار نے قیمت بتائی گاہک کو علم تھا کہ اتنی بڑی قیمت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ تو بڑی سستی دوا ہے۔ مگر دکاندار نے کہا کہ اس وقت اسی قیمت پر ملے گی لینی ہے تو لو ورنہ جاؤ۔ انہوں نے کہا مریض بیمار مر رہا ہے کچھ خدا کا خوف کرو۔ انہوں نے کہا کہ پھر جہاں سے سستی ملتی ہے وہاں سے لے لو۔ غرض بڑی بداخلاقی سے وہ صاحب پیش آئے۔ میں نے امورِ عامہ سے کہا ہے کہ وہ اس معاملہ میں غور کریں اگر ربوہ میں ایسے دکاندار رہے تو بہت ہی بدنامی کا موجب ہوگا۔ بلکہ

ساری جماعت کے لئے تکلیف کا موجب

ہوگا۔ ایسے لوگوں کی دکانیں بند ہو جانی چاہئیں۔ ربوہ میں اس قسم کی دکانداری کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔ پس اخلاقِ حسنہ کا معیار بلند کریں اور خصوصاً وہ لوگ جن کا تعلق زندگی بچانے سے ہے، بیماریوں کو شفاء دینے سے ہے، وہ اپنی اندرونی شفاء کا تو پہلے انتظام کریں، روحانی طور پر اس قابل تو بنیں کہ لوگوں کو شفاء دینے سے ان کا تعلق قائم ہو سکے۔ اس لئے ڈاکٹرز بھی اور طبیب بھی اور دوائیں بیچنے والے بھی اس موقع پر قربانی کے معیار کو خصوصیت کے ساتھ بلند کریں۔

بازاروں اور سڑکوں کا کچھ تعلق گھر والوں سے بھی ہے۔ گھر والے بعض دفعہ اپنے گھر کی گندگی سمیٹ کر باہر پھینک دیتے ہیں جو لوگوں کے لئے تکلیف کا موجب بنتی ہے۔ اس کے لئے ہم انشاء اللہ کوئی مستقل انتظام تو کریں گے، اس سلسلہ میں ایک باقاعدہ مجلس بھی قائم کر دی گئی ہے جو انتظام کر رہی ہے اور ربوہ میں صفائی کا بہترین طریق پر مستقلاً انتظام کرنے کا ایک منصوبہ تیار کر رہی ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں جو سہولتیں شہروں کو میسر ہوتی ہیں انشاء اللہ ربوہ کو کم از کم ویسی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ اگرچہ وہ مہنگے ذرائع تو ہمیں میسر نہیں جو بعض ترقی یافتہ قوموں کو میسر ہیں لیکن ہر چیز کی ایک غریبانہ شکل بھی ہوتی ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ضرورت پوری ہو۔ اگر وہ بڑے ٹرکوں کی صورت میں پوری نہیں ہو سکتی تو ریڑھوں اور گدھوں کی صورت میں پوری ہو سکتی ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ جو ضرورت کی چیزیں ہیں صفائی وغیرہ کے سلسلہ میں شہر کو اچھے طریق پر چلانے کے سلسلہ میں اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہو گئی ہے جو کام شروع کر چکی ہے لیکن ایسے کاموں میں کچھ وقت لگتا ہے۔ انشاء اللہ اگلے سال اس کے بہتر نتائج سامنے آچکے ہونگے۔ سردست تو ربوہ کے

مکانوں کے مالک اس طرف توجہ دیں!

کہ ان دنوں میں خصوصیت کے ساتھ گھر کا گند باہر نہ پھینکا جائے۔ گھر کے کونے میں چند اینٹیں لگا کر ایک جگہ بنالیں یا کوئی گڑھا کھود لیں وہاں وہ گند پھینکیں اور جلسہ کے بعد جو انتظام ہوگا کمیٹی کی طرف سے یا جماعت کی طرف سے گند سمیٹنے کا اس کے ذریعے وہ گند دور کر دیا جائے گا۔

اسی طرح ایک یہ تکلیف دہ امر بھی سامنے آتا ہے کہ بعض گھروں سے گانے اور فضول میوزک کی آوازیں بلند ہو رہی ہوتی ہیں۔ عام حالات میں قادیان میں بھی ہمیشہ سے یہ رواج رہا ہے کہ اگر کسی نے گانا سننا ہی ہے اوّل تو یہ چیزیں لغویات میں سے ہیں لیکن میوزک اُس مقام پر ہے جس کے متعلق واضح حُرمت کا فیصلہ نہیں کیا جاتا اور نہ کیا جا سکتا ہے اس لئے لغویات کے تابع اس کے متعلق ہمیشہ جماعت میں فہم جاری رہی ہے کبھی تھوڑی سی غفلت ہو جاتی ہے کبھی پھر توجہ ہو جاتی ہے۔ تو جب ذرا سی بھی غفلت ہو

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے

یا مقامی انجمن کی طرف سے تو یہ آوازیں گھروں سے باہر نکلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جلسے کے ایام میں دوست خصوصیت سے اس طرف توجہ کریں کہ کوئی آواز باہر گانے کی اور بے ہودہ لغو پروگراموں کی نہیں آنی چاہیئے۔ اور اندرونِ خانہ اس بات کی طرف توجہ کریں کہ آپ کے باہر سے مہمان آرہے ہیں اگر سارا سال آپ نے اس معاملہ میں غفلت کی ہے اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں بھی کی تو کم سے کم اب تو ضرور کریں اور ان ایام میں گھروں میں بھی یہ آواز سنائی نہیں دینی چاہیئے۔ چند ایام کی نیکی بعض دفعہ باقی ایام پر بھی اچھا اثر ڈالتی ہے اور آپ کو آئندہ بھی اس طرف توجہ ہوگی۔ حکمت اور محبت اور پیار کے ساتھ بچوں کا طبعی میلان نیکی کی طرف کر دیں۔ آج کل کیسٹ پروگرام بہت چل رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نظمیں بڑی اچھی آوازوں میں مہیا ہیں، تلاوت کی بہت اچھی کیسٹیں ملتی ہیں۔ غرض مقصد یہ ہے کہ تربیت کے ذریعہ

تدریجاً مزاج میں اصلاح کریں۔

میلان تبدیل کریں اور گھروں سے اچھی اور پاکیزہ آوازیں بلند ہوں اور وہ آوازیں پھر بازاروں میں جاکر بھی خوشگوار اثرات پیدا کریں۔ پس اوّل تو گھروں سے کوئی بھی لغویات کی آواز نہیں آنی چاہیئے۔ اس کے برعکس یہ کوشش کریں کہ اچھی نظموں کی اور اچھے کلام کی آوازیں سڑکوں تک پہنچیں۔ یہ راہ گیر کا حق ہے کہ جب وہ سڑک پر چل رہا ہو تو اس کو تلاوت کی پیاری پیاری آواز آرہی ہو، اچھی اچھی نظموں کی آواز آرہی ہو۔ یہ بھی آپ اس کو ایک طرح کی خوشی پہنچا رہے ہوں گے۔ اس طرف بھی توجہ ہونی چاہیئے۔

دوسرے ربوہ کے گھر والوں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ان دنوں میں کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہ ہو۔ بعض گھروں سے جھگڑوں کی آوازیں بھی باہر آتی ہیں۔ اس سلسلہ میں خاص طور پر توجہ کریں اوّل تو یہاں سال کے کسی حصہ میں بھی کوئی جھگڑا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو بہرحال ایک تکلیف دہ شکل ہے لیکن ان ایام میں تو بدرجہ اولیٰ صلح اور امن اور محبت اور پیار کا ماحول پیدا کریں۔ جو مہمان آپ کے گھروں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئیں گے اُن کے لئے تو آپ نے تیاری کی ہوگی، سارا سال آپ اُن کی راہ دیکھتے ہیں، جہاں تک بس چلتا ہے آپ اُن کی خدمت کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ایک بات جس کے متعلق گزشتہ سال بھی توجہ دلائی تھی اور اب پھر توجہ دلاتا ہوں کہ

مہمانوں کے حقوق میں یہ بات بھی داخل ہے

کہ ان کو نیکی کی تعلیم دی جائے اور ان کو عبادت کی طرف متوجہ کیا جائے۔ بہت سے گھروں میں جلسہ کے دنوں میں یہ خیال نہیں رہتا کہ نمازوں کے اوقات ہیں اور لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کا اس وقت گھروں میں بیٹھنے کا مطلب ہی کوئی نہیں۔ پہلے تو یہ ہوا کرتا تھا کہ نمازوں کے اوقات مساجد میں الگ الگ ہوا کرتے تھے اور پوری طرح پتہ نہیں چلتا تھا۔ پچھلے سال سے نظارت اصلاح وارشاد کو میں نے تاکید کی تھی کہ جلسے کے ایام میں سارے ربوہ کی مساجد میں نمازوں کے اوقات یکساں ہوا کریں گے۔ تاکہ اس بارہ میں کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے۔ امید ہے۔ نظارت اصلاح وارشاد نے اس دفعہ بھی یہ قدم اٹھایا ہوگا۔ غرض سارے ربوہ میں پانچ نمازوں کے ایک ہی اوقات ہوں گے اور ان اوقات کا مہمانوں کو بھی علم ہونا چاہیئے۔ اس وقت آپ کی مہمان نوازی یہ نہیں ہے کہ آپ مہمانوں کی خاطر کر رہے ہوں اور مجلسیں لگ رہی ہوں۔

اُس وقت مہمان نوازی یہ ہے

کہ بھائی اس وقت خدا کے گھر جا کر اس کے حضور عبادات بجالانے کا حق ہمارے گھر سے افضل ہے، آپ اللہ کے گھر کو ویران چھوڑ کر ہمارے گھر کو رونق نہ بخشیں اس لئے خدا کے گھر جائیں اور عبادت کرنے کے بعد پھر واپس آئیں شوق سے

دوسرے مہمانوں کی روحانی مہمان نوازی کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ گھر میں سیرت کے مضامین پر باتیں کیا کریں، ایمان افروز باتیں بیان کیا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے واقعات، صحابہؓ کی سیرت کے واقعات، اسی طرح اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو سیرت کو دوبارہ زندہ کیا ہے وہ واقعات اور آپ کے اصحاب کے واقعات پر مشتمل ایسے ایک سے ایک بڑھ کر ایمان افروز واقعات ہیں جن سے مجلسوں کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔

اس دفعہ

ایک اور عمومی نصیحت

بھی کرنا چاہتا ہوں جس کا تعلق ایک کھیل سے ہے اور وہ کرکٹ کا کھیل ہے۔ اتفاق ایسا ہو رہا ہے کہ ۲۶ تاریخ کو جبکہ جلسہ شروع ہو رہا ہے۔ اسی تاریخ کو آسٹریلیا میں پاکستان کا چوتھا کرکٹ ٹیسٹ میچ کھیلا جا رہا ہے۔ یہ کھیل ہو تو رہا ہے آسٹریلیا میں جو یہاں سے ہزارہا میل دور ہے یعنی وقت کے لحاظ سے بھی پانچ گھنٹے کا فرق ہے لیکن چونکہ کمنٹری ریلے ہوگی اس لئے بہت سے نوجوان کرکٹ کا اتنا شوق رکھتے ہیں کہ وہ باقی چیزیں بھول کر بھی کمنٹری سننے لگ جاتے ہیں اور بعض دفعہ فرائض کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مجھے یہ خطرہ ہے کہ اگر گھروں میں اس وقت کمنٹری چل پڑی جبکہ جلسہ سالانہ پر لوگوں نے جانا ہوتا ہے تو یہ بہت ہی خطرناک غفلت ہوگی۔ یہ وہ مواقع ہیں جہاں لغو حرام میں داخل ہو جاتے ہیں۔ لغویات کا فلسفہ یہ ہے کہ ایسی چیز جو

مختلف وقتوں میں مختلف رُوپ

بدلتی جاتی ہے۔ جب آپ کے پاس وقت ہو اور حالات ایسے ہوں کہ کوئی بہتر کام کرنے کو نہ مل رہا ہو تو اس وقت لغو سب سے معمولی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ اس کو آپ منع تو کر سکتے ہیں لیکن اس پر زیادہ سختی نہیں کر سکتے لیکن جوں جوں لغو آپ کی زندگی پر حاوی ہوتا چلا جاتا ہے آپ کے اوقات میں دخل اندازی شروع کر دیتا ہے اسی نسبت سے اس کی شکلیں بدلتی رہتی ہیں۔ کبھی یہ واجب سے ٹکرا کر مقابل کا گناہ بن جاتا ہے۔ کبھی یہ فرض میں حائل ہو کر اس کے مقابل کا گناہ بن جاتا ہے۔ کبھی اللہ کا شرک بن جاتا ہے۔ مثلاً ٹی وی کا پروگرام دیکھا جا رہا ہے اور موذن مسجد کی طرف بلا رہا ہے۔ آپ وہاں نہیں جا رہے اور اس پروگرام کو دیکھ رہے ہیں تو وہ لغو جو عام حالات میں اور حیثیت رکھتا ہے شرعی طور پر اس موقع پر آ کر واضح طور پر شرک بن جاتا ہے۔ تو لغو کے مضمون کو آپ معمولی نہ سمجھیں۔ لغویات کے اندر بہروپیہ پن پایا جاتا ہے۔ مختلف حالات میں مختلف لغویات مختلف شکلیں اختیار کرتی رہتی ہیں۔ پس

کرکٹ کی کومنٹری

کو ویسے تو اس کو لغو نہیں کہہ سکتے۔ ایک صحت مند دلچسپی ہے۔ اس کا شوق پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن جب یہ فرائض پر اثر انداز ہو، جب نیکی کے کاموں پر اثر ڈالے تو پھر نہ صرف لغو بلکہ حرام میں داخل ہو جاتی ہے۔ پس جلسہ سالانہ کے ایام میں جلسہ کی تقریریں نہ سننا اور کرکٹ کی کومنٹری سننا یہ ایک نہایت معیوب اور بھیانک شکل بنے گی اس لئے اہل ربوہ اس بات کا خیال رکھیں اور ان دنوں میں جب جلسہ کا پروگرام قریب آ رہا ہو تو نہ بازار میں اور نہ گھروں میں کومنٹری سنیں۔ بلکہ ٹی۔وی اور ریڈیو سیٹ بند کر دیئے جائیں۔ اگر احمدی نوجوان اپنی اس دلچسپی کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک کاموں کی خاطر یہ قربانی کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ ان کا یہ فعل پسند آ جائے اور کمزور ٹیم کے حق میں یہ بھی ایک گونہ دعا بن جائے تو اگر ان کو اپنی کرکٹ کی ٹیم سے سچی محبت ہے تو یہ بھی ایک ذریعہ ہے ان کو دعا دینے کا۔ کہ اللہ کی خاطر اس سے احتراز کریں اور نیک کاموں کو ٹیم کی کارکردگی پر قربان نہ کریں بلکہ اس کمنٹری کو نیک کاموں پر قربان کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس سارے عرصہ میں

دعاؤں سے اپنے لب معطر رکھیں

اپنے دلوں کو دعاؤں کے ساتھ گدازرکھیں۔ دن رات ہر احمدی کے دل سے ہر وقت دعائیں اٹھتی رہنی چاہئیں۔ ربوہ ان دنوں دعا کا ایک سمندر بن جائے اور جتنے مہمان ہیں یا میزبان ہیں وہ سب کے سب دن رات خدا تعالیٰ کو یاد کر رہے ہوں جیسا کہ فرمایا قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبھم۔ یہ بڑی عجیب اور پیاری آیت ہے۔ اس میں عبادت کے مضمون کو دن رات پر پھیلا کر اسے زندگی کا ایک حصہ بنا دیا گیا ہے۔ ذکر الٰہی صرف چند اوقات کے لئے نہیں رکھا بلکہ دن اور رات پر اس کو پھیلا دیا، اٹھنے اور بیٹھنے اور لیٹنے پر پھیلا دیا، سونے اور جاگنے پر پھیلا دیا۔ جس وقت یہ آیت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو اتنا اثر تھا آپؐ کی طبیعت پر اس آیت کا کہ ساری رات عبادت کرتے رہے اور اپنے رب کے حضور گریہ وزاری کرتے رہے اور صبح کی نماز کے وقت جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اطلاع کرنے کے لئے آئے تو باہر نکلتے وقت بھی رقت سے آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضرت بلالؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کیا وجہ ہے، آپؐ کیوں رو رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ بلالؓ تمہیں یہ پتہ نہیں کہ آج مجھ پر کون سی آیت نازل ہوئی ہے اور پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ... الخ

(آل عمران)

پس ذکر الٰہی کا یہ وہ مضمون ہے جو اپنے اندر ایک خاص شان رکھتا ہے اور دلوں کو گداز کرنے والا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کے ایام میں خصوصیت کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے لیٹتے اور سوتے وقت اس طرح دعائیں کریں اور اس طرح ذکر الٰہی کریں کہ نیند میں بھی وہ ذکر داخل ہو چکا ہو۔ آپ کو خوابیں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار کی آئیں۔ ربوہ کی یہ وہ رونق ہے۔ جو مقصود بالذات ہے۔ یاد رکھیں!

تمام مذاہب کا آخری پھل

اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا ذکر ہے۔ پس اس پہلو سے ربوہ کو ایسی رونق بخشیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار کی نظریں اس جلسہ پر پڑیں اور وہ خود اپنے فضل سے ہماری حفاظت کرے اور ہمیں ہر دشمن کے شر سے محفوظ رکھے اور بے شمار برکتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطا فرمائے آنے والوں کو بھی اور اُن لوگوں کو بھی جو مہمانوں کے لئے اس وقت چشم براہ ہیں اور اپنی پوری توفیق اور طاقت کے مطابق انشاء اللہ ان کی خدمت سرانجام دیں گے۔"

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:-

"آج جمعہ کی نماز کے بعد

ایک نہایت ہی مخلص اور پیارے نوجوان کی نماز جنازہ

بھی ہوگی۔ طیب عارف جو ڈاکٹر تھے اور بالکل نوجوان، مکرم محترم مولانا محمد یار صاحب عارف کے چھوٹے صاحبزادہ تھے۔ راولپنڈی سے غالباً جلسے کی نیت سے ہی اپنے خاندان کے ساتھ روانہ ہوئے ہوں گے۔ رستے میں ایک بچی اچانک سڑک پر آئی اس کو بچاتے ہوئے موٹر کا حادثہ ہوا اور اس میں یہ جاں بحق ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایک تو آنے کی نیت بڑی پاک اور صاف تھی دوسرے جس حالت میں جان دی وہ بھی بڑی پاک تھی یعنی ایک دوسری جان کو بچانے کی خاطر جان دی گئی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی شہادت کا رنگ ہے

یہ نوجوان تعلیم کے زمانہ سے مجھ سے متعارف تھا۔ اور احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے PATRON کی حیثیت میں، میں احمدی طلبا سے تعلق رکھتا تھا اس لئے میں ان کو اس وقت سے جانتا ہوں۔ میں نے ان کو بہت ہی مخلص پایا۔ دینی کاموں سے بہت ہی محبت رکھتے تھے اور اچھے نوجوان جو صفِ اوّل میں کام کرنے والے ہوتے ہیں ان میں میں نے ان کو دیکھا ہے۔ ڈاکٹر بننے کے بعد بھی مجھے خط لکھتے رہے اور

بڑے اخلاص کے ساتھ

اپنی خدمات کو جماعت کے لئے پیش کرتے اور سلسلہ سے بہت محبت رکھتے تھے بہرحال اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کو بہتر سمجھتا ہے۔ عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ۔ یہ ایسا مضمون ہے جس کو بھلانا نہیں چاہیئے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے روحانی کشفی سفر کا جو واقعہ قرآن کریم میں بیان ہوا ہے اس میں بھی ایسی مثالیں دی گئی ہیں کہ بعض دفعہ موت ایک رحمت بن جاتی ہے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ کیا حالات رونما ہونے والے ہیں۔ کس قسم کی تکلیفوں کا انسان کو سامنا کرنا پڑے گا اور کس قسم کے ابتلاؤں سے گزرنا پڑے گا۔ کون ان پر پورا اتر سکتا ہے اور کون نہیں پورا اتر سکتا۔

پس ہمیں تو نہ ماضی کا علم ہے اور نہ مستقبل کا۔ البتہ یہ علم ضرور ہے کہ

قرآن کریم کی تعلیم پر ہمیں راضی رہنا چاہیئے

اور خدا کی تقدیر خیر پر کامل یقین رکھنا چاہیئے اور اس کی تقدیر شر سے بچنے کی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو غریقِ رحمت فرمائے۔ اس کے والدین اور بھائی بہنوں کے لئے ان کی وفات کا گہرا صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا

فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلس مشاورت

جملہ اُمراءِ اضلاع جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰-۳۱ مارچ / امان، یکم اپریل / شہادت ۱۳۶۳ ہش ۱۹۸۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود میں منعقد ہوگی۔

(۱) سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس ایجنڈا کے لئے تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری ۱۹۸۴ء مقرر ہے۔ جملہ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہو کر کثرتِ رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں۔

(۲) نمائندگان شوریٰ کے اسماء گرامی ۱۵ مارچ / امان تک دفتر سیکرٹری مجلس مشاورت میں پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمادیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاسِ عام میں ہو اور مطابق قواعد ہو۔

(۳) نمائندگان شوریٰ کی اطلاعات میں یہ تصدیق آنی بھی لازمی ہے کہ نمائندگان (مطابق قواعد شوریٰ) چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں۔

(۴) مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء ایک چوتھائی نمائندگی تیس سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔

(۵) نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

(۶) امراء اضلاع کی خدمت میں یہ بھی گزارش ہے کہ ان کی طرف سے امسال جن جماعتوں کو (مقررہ تعداد کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جارہا ہے ان کی اطلاع یکم مارچ تک دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

تقریب نکاح و شادی

خاکسار کے فرزند عزیزم ڈاکٹر انوار احمد شمیم سلمہ اللہ تعالیٰ نے ڈرہم یونیورسٹی انگلینڈ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے الیکٹرانکس PhD میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزم موصوف کے حال ہی میں پاکستان آنے پر ان کے نکاح اور شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ عزیز کا نکاح عزیزہ حمیرا سلمہا اللہ تعالیٰ بنت مکرم عطاء اللہ خان صاحب آف صاحب سنگھ بلڈنگ پشاور کے ساتھ ۲۵ ہزار روپیہ مہر پر طے پایا۔ بارات مورخہ ۶/۱/۸۴ کو ربوہ سے پشاور گئی اعلانِ نکاح مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب نے پشاور میں فرمایا اور مورخہ ۷/۱/۸۴ کو بارات بفضلہ تعالیٰ ربوہ واپس آئی۔ دعوت ولیمہ مورخہ ۹/۱/۸۴ کو دارالرحمت وسطی میں منعقد ہوئی۔

عزیزم ڈاکٹر انوار احمد یونیسکو لیبارٹریز (اٹلی) میں ریسرچ کے لئے معہ عزیزہ حمیرا سلمہا اللہ تعالیٰ روانہ ہوگئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں شادی کے بابرکت ہونے اور عزیزان کے سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ کی حفظ و نصرت سے مستفیض ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اقبال احمد شمیم سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

پُر اُمید و احد علاجگاہ

حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

فون ربوہ ۵۵۸

فون ۷۳۹۹۷

اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جدید فیشن کے مطابق
- سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
- چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

فون ۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم
لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل
پڑتل
کیلئے ہمارے ہاں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ فیروز پور روڈ
بالمقابل
تھانہ اچھرہ
لاہور

رجوع فرمائیں
فون ۴۱۰۶۱۷

ھو الشافی
عورتوں اور بچوں کے امراض کیلئے

المبارکہ میٹرنٹی ہوم اینڈ کلینک

"المبارکہ" ڈگری کالج روڈ
دارالعلوم غربی ربوہ

گھر پر یا میٹرنٹی ہوم میں
چوبیس گھنٹے سروس میسر ہے

ھو الناصر

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ائیر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

مجید ٹاؤن

رھائشی منصوبہ
نزد مسجد اقصیٰ
ربوہ
- باقاعدہ منظور شدہ
- ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

مژدہ
نوید
ہومیو پیتھک ادویات سے بذریعہ ڈاک علاج کروائیں یا خود ہمارے
CLINIC میں تشریف لائیں۔

مایوس و پریشان مریض

جو ہر قسم کا علاج کروا کر مایوس ہو چکے ہوں اپنے مرض کی مفصل علامات لکھ کر GERMAN اور AMERICAN ہومیو پیتھک ادویات سے بذریعہ ڈاک علاج کروائیں

HOMOEOPATHIC Dr. S. A. RAHMAN R.M.P
ہمدردانہ مشورہ، بہترین تشخیص اور کامیاب سائنٹیفک علاج
کیلئے پتہ یاد رکھیں

شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال

رحمت بازار ربوہ

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

فون نمبر
۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش: ۴۱۰۶۴۵
- ۱۰ اشادمان کالونی لاہور
- ۱۱۱ - فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔
- ۱۲ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔

چوہدری اینڈ
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

خصوصی رعایت

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم

ربوہ میں بارہ فیصد رعائت کے بعد جو قیمتیں رہ گئی ہیں۔ اس قیمت سے نقد ادائیگی کرنے والے دوستوں کو پانچ فیصد خصوصی رعائت

شکور پارک
میں پختہ سڑکیں، مین نالیاں۔ پلیاں۔ مکمل ہو چکی ہیں۔ نیز میٹھا پانی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے پہنچ چکا ہے۔ عنقریب بفضلہ تعالیٰ بجلی بھی پہنچ جائے گی۔ سوئی گیس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

شکور پارک
ایک طرف مسجد اقصیٰ اور محلہ دارالرحمت شرقی ب کی چالیس فٹ چوڑی سڑک پر واقع، چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ بہت اچھا موقع ہے۔

بہترین رھائشی منصوبہ

اس سے اچھا موقع آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ دوست احباب فائدہ اٹھائیں۔

: رابطہ کے لئے :
پروپرائٹر: حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ
: فون نمبر: 416 :

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:

مشہود دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ سنا

مشہود دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱ - سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک زیدہ کا ضلع سا

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ کی جلد ادائیگی فرمادیں: "وکیل" صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پال فوٹو سٹوڈیو اینڈ آؤٹ ڈور فوٹو گرافرز

گلیکسی پلازا سکیٹر ۱۱-۱ نارتھ کراچی

کراچی

میں آپ کے ذوق کے مطابق
• کلر و بلیک اینڈ وائٹ فلموں کی اے ون ڈیولپنگ، پرنٹنگ اور معیاری آؤٹ ڈور فوٹو گرافی کے لئے آپ کے اپنے۔
پال فوٹو سٹوڈیو میں تشریف لائیں
پروپرائیٹر: ندیم احمد پال

فخریہ پیش کش

• صوفے • قالین • زری شامیانے اور باقی سامان
بازار سے عمدہ اور بارعایت:
منجانب گوندل کراکری سٹور گول بازار ربوہ

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں

بھٹہ خشت کے لئے بلوچستان کا بہترین ٹولہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہمارے ایجنٹ حاصل کریں

ایم۔ احمد اینڈ کمپنی

(کالری ڈیلرز)
2-13 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)
فون: کوئٹہ دفتر 73048، 730 گھر
لاہور دفتر 35836، گھر 306230

خوشخبری

اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر ربوہ میں
"وسیم موٹرز"
کے نام سے ایک وسیع المقاصد ادارہ قائم کیا گیا ہے جس میں آپ کی مندرجہ ذیل ضروریات پوری ہو سکیں گی
• ہر قسم کی نئی اور پرانی کاروں اور موٹر سائیکلوں کی خرید و فروخت
• شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے نئی کاریں کرایہ پر دستیاب ہوں گی۔ اسی طرح کارڈیکوریشن کا بھی انتظام موجود ہے۔
• ماہر انسٹرکٹر کی زیر نگرانی "ڈرائیونگ ٹریننگ" حاصل کریں۔
ادارہ آپ کی خدمت کیلئے ۲۴ گھنٹے چشم براہ ہے

وسیم موٹرز

میسرز ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
رحمت بازار ربوہ - فون دفتر 521، رہائش - 431

لیڈی ڈاکٹر

ایم بی بی ایس یا رجسٹرڈ ہومیو پیتھ کی ضرورت ہے تنخواہ + ریزیڈنس الاؤنس اڑھائی ہزار سے ساڑھے تین ہزار روپیہ ماہوار تک (حسب قابلیت و تجربہ) کیوریٹو میڈیسن کمپنی کے قواعد کے مطابق تیز رفتار ترقی یا پردہ ماحول اور عمدہ حالات کار۔ مرکز سلسلہ میں خدمت کا زریں موقعہ
منیجنگ ڈائریکٹر
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون 606/607

حیرت انگیز رعایت

آپ کو یقین نہ آئے گا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم بالکل نیا، انتہائی خوبصورت اور بہترین معیار کا ٹینٹ سروس کا سامان مہیا کرنے کے باوجود آپ کو اتنی زبردست رعایت دیں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے ——!
ایک دفعہ تشریف لائیے آپ کو خود یقین آجائے گا۔

سوزوکی کرایہ پر دستیاب ہے:

شاہ جی ٹینٹ سروس

پروپرائیٹرز:
• سید ظہور احمد شاہ
• سید امتیاز حسین شاہ
پسران سید اقبال حسین شاہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

کالج روڈ اقصیٰ چوک ○ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah